خدا کی راہ میں مرنا وانکا زندہ ہونا ہے
دنیا یوں مرکے دیکھو زندگی گر تم نے پانی ہے
بہت آسان راہ جو نہی خدا نے تمکو سمجھایا
پڑے سے جو خواب غفلت میں یہ کیسی سرگرانی ہے
نہیں عزت اگر قرآں کی منظور یوں کہدو
کلام پاک قرآں پر یہ کیسی بدگمانی ہے
خدا جانے تمہیں اس جسم خاکی سے ہے کیوں الفت
یہی جو جسم ہے مٹی سے وہ مٹی میں ہی جاتی ہے
بھلا اس جسم خاکی کو تعلق آسماں سے کیا
وہاں جانے سے اسکو روکتی اسکی گرانی ہے
زمیں کا جو کہ حصہ ہے زمیں وہ چھوڑتی کب ہے
وہی بر آسماں جاتی ہے جو شے آسمانی ہے
نہیں گر چھوڑتے تم ضد تو پھر اچھا مبارک ہو
خرد مندی اگر تم نے یہیں اپنی دکھانی ہے
ہمارا کام سمجھانا ہے بس لطف و محبت سے
نہ کر ناز اس جینے پہ یہ جینا تو فانی ہے
خدا جانے یہ سچ رائی نتیجہ کیا دکھائیگی
عزیزو وقت ہی تھوڑا کوئی دن زندگانی ہے
مسیح ناصری کی زندگی بھی تم سمجھ لوگے
کہ جب سمجھوگے کیا کہتا مسیح قادیانی ہے
لحد میں جبکہ لیٹوگے ملائک کے تم آگے
بہت حسرت سے دیکھوگے کہ کیا کیا [illegible]
مقام قرب حق کی زندگی پانیکا وقت آیا
محمود دار الاماں پہنچو کہ وقت کامرانی ہے
یہی وہ زندگی سچی ہے جو عیسیٰ نے پائی تھی
یہی انجیل میں قول مسیح آنجہانی ہے
یہی محمود بد قسمت [illegible] جہاں ہے
کہ جسکو رائیگاں یہ زندگی اپنی گنوانی ہے
سمجھوگے جب تو خود یاد آئیگا اس وقت کا کہنا
دکھا میں کیا تمہیں [illegible] جو حق نے دکھانی ہے

مسیحا احمد گر آئے نہ ہوتے
تو قرآں کے جلوے دکھائے نہ ہوتے
بدلتے نہ پہلو غلط کاریوں کے
جو اسرار قرآں دکھائے نہ ہوتے
دلوں میں خدا کی سمائی نہ ہوتی
خدا کی جو مے [illegible] نہ ہوتے
نہ باطل کی گردن کبھی ٹوٹتی یوں
اگر ہیبت حق دکھائے نہ ہوتے
جو دعوی نہ کرتے مسیحا و مہدی
تو بگڑے ہوئے دل بنائے نہ ہوتے
نہ پھر پر گر آسماں اُن کے ہوتا
نشاں پر نشاں یوں دکھائے نہ ہوتے

نہ آتھم کبھی اسکے کہنے سے مرتا
اُسے ہاویہ میں گرائے نہ ہوتے
عنب کی چھری پیٹ میں گر نہ لگتی
تو یوں لیکھرامی ہرائے نہ ہوتے
خدا انکی باتیں جو پوری نہ کرتا
اُنھوں نے قدم یوں جمائے نہ ہوتے
محمدی مسند پہ کیوں بیٹھ جاتے
خدا سے جو تائید پائی نہ ہوتے
صداقت کبھی انکی ظاہر نہ ہوتی
یہ فتوی جو انپر لگائے نہ ہوتے
دراز استغفر انکو مہلت نہ ملتی
خدا کے جو بھیجے بچائے نہ ہوتے
جو ہوتا یہ خود ساختہ کارخانہ
تو پھر یوں وہ اسکو بنائے نہ ہوتے
کلام خدا اُنپہ نازل نہ ہوتا
تو بار گراں یہ اٹھائے نہ ہوتے
نہ پاتے اگر خلعت انبیائی
تو جرات وہ ایسی دکھائے نہ ہوتے
نہ ہوتے اگر مرسل حق مسیحا
کلام ایسے منہ پر وہ لائے نہ ہوتے
جھکتے نہ یوں خدا اُن کے منہ پر
اگر وہ خدا کے جتائے نہ ہوتے
نہ ہیبت نہ شوکت نہ قدرت یہ ہوتی
جو مامور حق نے بنائے نہ ہوتے
دم انکا نہ ہوتا اگر روح پرور
تو مردہ دلوں کو جلائے نہ ہوتے
اگر جذب حق انمیں پیدا نہ ہوتا
دلوں میں وہ ہرگز سمائے نہ ہوتے
نہ اسلام کی راہ یوں صاف ہوتی
جو شرک خفی کو مٹائے نہ ہوتے
مسیحا مرے اور مری عیسویت
نہ مرتے اگر آپ آئے نہ ہوتے
کبھی نور قرآن ظاہر نہ ہوتا
اگر وہ زمیں پر گرائے نہ ہوتے
یونہی آسماں پر بٹھائے گئے تھے
[illegible]
سری نگر میں جبکہ مرقد طلا ہے
تو کیوں اسکا نقشہ دکھائے نہ ہوتے
مسلمان فرقاں میں غور کرتے
تو ناحق انھیں وہ بچائے نہ ہوتے
مسلماں اگر ترک قرآں نہ کرتے
تو الزام ثابت کرائے نہ ہوتے

مریں ہمارے سرور رہے زندہ عیسیٰ
عنب تھا ایسی لوڈھائے نہ ہوتے
کسیکو اگر پاس قرآں نہ ہوتا
تو ایسے عقیدے بنائے نہ ہوتے
گئی گذری اب غیرت دین ان سے
اگر ہوتی یوں ہارجائے نہ ہوتے
ڈبو کر رہے تھے یہ کشتی اسلام
جو مہدی بھی تشریف لائے نہ ہوتے
نہ مہلو آتا نہ جھگڑوں کی اٹھتا
نہ ہرگز بھی دن یہ بھلو آئے نہ ہوتے
خدا جانے بنتی تھی کیا گت ہماری
جو تو نے مسیحا چھڑائے نہ ہوتے

بڑھے جاتا تھا دنیا میں ترا انکار یا اللہ
برائے نام تھا توحید کا اقرار یا اللہ
ترے بندے بری جاتے تھے اب تیری اطاعت سے
سیاہ کاری کو بھولے تھے تری سرکار یا اللہ
مٹی جاتی تھی تیرے گلشن اسلام کی رونق
بنا جاتا تھا وہ اک دشت پر از خار یا اللہ
بڑھا جاتی تھی بہت خار بگڑوں نے نہ تھا بڑھ بڑھ کر
کہ مہدویراں پلا پھولا ترا گلزار یا اللہ
کہیں غارت گل کے خوشے گمبر دگئے ایسے
کہ لٹوانے لگے تھے اپنا سب گھر بار یا اللہ
جمائے تھے قدم پنجے مگر رہتے نہ پابرجا
زمانہ نے کچھ ایسی بدل تھی رفتار یا اللہ
ہوئی وہ کثرت آفات دجالی زمانہ میں
کہ اسکی بگاڑ نے جسنے سب اطوار یا اللہ
مٹی وہ سادگی اسلام کی جس پر تھا ناز اسکو
خلاف دین ونیمہ ہوئے کردار یا اللہ
بہت سی ظلمتوں نے کردیا روئے زمیں کالا
نہ قائم رہ سکی ایمان کے انوار یا اللہ
پلائی حب دنیا نے کچھ ایسے جام بھر بھر کر
بھلایا دل سے تیرا آخری دربار یا اللہ
کلام پاک قرآں سے رکھی کچھ غرض باقی
ہوئی پابندی اسلام سے بیزار یا اللہ
بہت راہیں ہوئیں پیدا کہ پھر آنمیں حرز قرآں سے
[illegible]
امام و رہنما و مقتدا گر مانتے اُس کو
تو بیشک وہ سمجھ لیتے ترے اسرار یا اللہ
بجائے خود سمجھ بیٹھا ہے جو کچھ سمجھ بیٹھا
نہ آزادی میں کچھ سوجھی ہاں کمائے یا اللہ
وہ عملی زندگی اسلام کی جاتی رہی ان سے
فرائض کا بجالانا ہوا دشوار یا اللہ

خلاف دین سے رکھی مجھ پہ دعویٰ نزول نے
بڑھایا بدقسمتی سے کینہ و تستکبار یا اللہ
بھری بغض و عداوت سے مسلمانوں کی ملا سے پر
کہ اسمیں بستے وہ دشمن خونخوار یا اللہ
بہت راہوں سے امت میں فساد آکر ہوئی داخل
بگڑنے سے طبائع کے بڑھا تکرار یا اللہ
زمیں والوں نے جب دیکھا سنتی دین کا حامی
ہٹا را آسماں سے تو نے مرد کار یا اللہ
وہی آیا وہی ہے یا کہو جماعت سے آنا تھا
جسے بتلا چکا تھا دین کا سردار یا اللہ
وہی ہے ابن مریم اور مسیحا کی صفت والا
کہ شدت سے کیا ہے دین کا اظہار یا اللہ
وہی مہدی وہی ہادی وہی ہے نائب احمد
ہے اسمیں آسمانی نور کی چمکار یا اللہ
غلام احمد کو کیوں ملتا نہ رتبہ اب خلافت کا
محمد کی محبت میں وہ ہے سرشار یا اللہ
ترقی اسکو ہے منظور تیرے دین برحق کی
کیا تو نہیں ہے خبری اسنے تری تلوار یا اللہ
اسی بخشا ہے تو نے زور جذب کسر صلیبا کا
کلام اسکا ہے تیرے دین کی تلوار یا اللہ
تری درگاہ سے اسکو ملا نفس مسیحائی
کہ مرتا جس سے ہے دجال آخر کار یا اللہ
نکالے اسنے وہ ہتھیار ہیں کارخانے سے
کہ دجالی کے منصوبے ہوئے بیکار یا اللہ
خبر لی تو نے آخر وقت میں اس بگڑی امت کی
ادا کرتے ہیں تیرا شکر سو سو بار یا اللہ
دکھایا گلشن اسلام بے رونق زمانہ کو
کہ بن بیٹھے تھے وارث اسکے غفلت کار یا اللہ
معطل کر دیا تو نے مگر غفلت شعاروں کو
وراثت تو نے دی اسکو جو تھا حقدار یا اللہ
دکھائیگا بہار اسکی تو اب سارے زمانہ کو
وہ تیرے فضل سے لائیگا برگ و بار یا اللہ
ہوا ہے قادیاں میں فیض کا چشمہ ترا جاری
دیا ہے تیرا ابر گوہربار یا اللہ
وہاں نکلی ہیں شرقی تری انوار رحمت کے
دکھائیگا وہ اسمیں اپنی تو چمکار یا اللہ
نظر آئیگی دنیا کو حقیقت اسلام کی رفعت
مسیحا کا بنے گا جب یہاں مینار یا اللہ
عجب ہیں کام تیرے تو کتے ذو العجائب ہے
ہے تیری حکمتوں سے کون واقفکار یا اللہ
نوازے جسکو تو اسکو گرا سکتا نہیں کوئی
خلاف اسکی ہو دنیا ساری گو طیار یا اللہ
ہمیں لازم ہے اب رکھتے رہیں نعمت تری کو سنبھال
تری نعمت کو دیکھے ہیں ہمیں یہ بار یا اللہ
بہت افسوس ہے امت کی اس غفلت شعاری پہ
کہ اس نعمت کا اسنے کر دیا انکار یا اللہ
خدا کے حکم سے آیا تھا امت میں مسیحا جب
تو کچھ وہ تھا پھر امت کا یہ اصرار یا اللہ
خلاف حق نہیں کیا گیا منہ سے وہ بکواس کرتے ہیں
ہوئے گندہ دہانی سے ہیں یہ گفتار یا اللہ
ہیں انکے مولوی خوش ہیں کہ ان کا شاد دشنگی پہ
تو ہی جانے کہاں تک انکی ہے پندار یا اللہ
مشائخ اور پیر انکے لگی ہیں شور واویلا پہ
شرارت اور بدی کے انکی ہیں ہتھیار یا اللہ
مناسب تھا کہ وہ صدق قدم کچھ آکے دکھلاتے
بڑھایا حیلہ سازی سے مگر تکرار یا اللہ
ملا فیصلہ شیرا صاحب تفسیر قرآن پر
تو ثابت کرتے ہیں سمجھانے اظہار یا اللہ
اگر نیت صفا ہوتی فضول بحث کی کیا تھی
کہ جس سے فیصلہ ہوتا تھا اب دشوار یا اللہ
اگر میدان میں آئے تھی کچھ اسرار فرماتے
مگر بیہودہ گوئی سے ہوئی بھر مار یا اللہ
نہیں ہے قدر رکھتی جاہلوں کی عزت افزائی
لگا تھا پیش دلیں کہ جمع اشرار یا اللہ
اگرچہ ہر دکھاتے تھے کچھ ایسی بد کلامی کے
تو گویا بیٹھے ہی ہو کچھ ہی مٹی پر گفتار یا اللہ
خدایا ہو گئے ہیں تری امت کے یہ بیل کیسے
حضوری میں تری کیا حاجت اظہار یا اللہ
تو خود دانا و بینا ہے یہ کیا طوفان گڑھتے ہیں
حوالے ہے تری یہ قوم ناہنجار یا اللہ
ترے اک پاک بندہ کو بتا یا کذب و دینا سے
وہ راست بڑے سے ہیں بیزار یا اللہ
الجھاد بد معاشوں سے شریفوں کا نہیں شیوہ
انھیں کافی ہے بس تیری ہی اک پھٹکار یا اللہ

(تمام شد)

تحفہ گولڑویہ

طیار ہو رہا ہے عنقریب شائع ہو جاتا ہے۔ خاتمہ لکھا گیا ہے چھپ بھی چکا اب صرف ضمیمہ لکھا جا رہا ہے۔

حضرت اقدس کی پاک باتیں

۱۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء کی صبح کو حضرت اقدس علیہ السلام حسب معمول سیر کو تشریف لے گئے راہ میں فرمانے لگے کہ مجھ بہت دفعہ ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک بات بتلاتے ہیں میں اسکو سنتا ہوں مگر آپ کی صورت نہیں دیکھتا ہوں غرض یہ اک حالت ہوتی ہے جو بین الکشف والالہام ہوتی ہے۔ رات کو آپ نے مسیح موعود کے متعلق یہ فرمایا ہے یَضَعُ الْحَرْبَ وَیُصَالِحُ النَّاسَ یعنی ایک طرف تو جنگ وجدال اور حرب کو اٹھا دیگا دوسری طرف اندرونی طور پر مصالحت کرا دیگا۔ گویا مسیح موعود کے لئے دو نشان ہوں گے اول بیرونی نشان کہ حرب نہ ہوگی دوسرا اندرونی نشان کہ باہم مصالحت ہو جاویگی پھر اس کے بعد فرمایا سلمان منا اہل البیت۔ سلمان یعنی دو صلحیں اور پھر فرمایا علیٰ مشرب الحسن یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ میں بھی دو ہی صلحیں تھیں ایک صلح تو انھوں نے حضرت معاویہ کے ساتھ کر لی اور دوسری صحابہ کی باہم صلح کرا دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسیح موعود حسنی المشرب ہے۔ اور حجج الکرامہ میں نواب صدیق الحسن خان نے لکھا بھی ہے کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ مہدی حسنی ہوگا اس کے بعد فرمایا کہ حسن کا دودھ پیا تھا

پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ مہدی آپ کی آل میں سے ہوگا یہ مسئلہ اس الہام سے حل ہو گیا اور مسیح موعود کا جو مہدی بھی ہے کام بھی معلوم ہو گیا۔ پس وہ جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ آتے ہی تلوار چلائے گا اور کافروں کو قتل کریگا جھوٹے ہیں اصل بات یہی ہے جو اس الہام میں بتلائی گئی ہے کہ وہ دو صلحوں کا وارث ہوگا یعنی بیرونی طور پر بھی صلح کریگا اور اندرونی طور پر بھی مصالحت ہی کرا دیگا۔ اور آل کا لفظ اپنے اندر ایک حقیقت رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آل چونکہ وارث ہوتی ہے اسلئے انبیاء علیہم السلام کے وارث ہی آل

وہ لوگ ہوتے ہیں جو ان کے علوم کے روحانی وارث ہوں اسی واسطے کہا گیا ہے کہ کل تقی و نقی آلی۔

اس کے بعد پھر مولوی جمال الدین صاحب ساکن سید والہ نے قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر پوچھی وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ الآیہ۔ ایڈیٹر

اس کے جواب میں حضرت اقدس نے فرمایا کہ بعض نابکار قومیں حضرت سلیمان علیہ السلام کو بت پرست کہتی ہیں اللہ تعالیٰ اس آیت میں انکی تردید کرتا ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ قرآن شریف واقعات پر بحث کرتا ہے اور قرآن کل دنیا کی صداقتوں کا مجموعہ ہے اور کل دین کی کتابوں کا فخر ہے جیسے فرمایا ہے فِیْهَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ۔ اور یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ صُحُفًا مُّطَهَّرَةً۔ پس قرآن کریم کے معنے کرنے کے وقت خارجی قصوں کو نہ لیں بلکہ واقعات کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ مثلاً قرآن کریم نے جو سورہ فاتحہ کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ۔ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ سے شروع کیا تو اسمیں کیا راز تھا۔ چونکہ بعض قومیں اللہ تعالیٰ کی ہستی پھر اسکی صفات رب۔ رحمن۔ رحیم۔ مالک یوم الدین سے منکر تھیں اسلئے اس طرز کو لیا۔ یہ یاد رکھو کہ جسنے قرآن کریم کے الفاظ اور فقرات کو جو قانونی ہیں ہاتھ میں نہیں لیا اُس نے قرآن کا قدر نہیں سمجھا۔

اب دیکھو یہاں خالق العالمین* نہیں فرمایا بلکہ رب العٰلمین فرمایا اسلئے کہ بعض قومیں ربوبیت کی منکر ہیں وہ کہتی ہیں کہ ہمکو جو کچھ ملتا ہے ہمارے عملوں کے سبب سے ہی ملتا ہے مثلاً اگر دودھ ملتا ہے تو اگر ہم کوئی گناہ کرکے گائے یا بھینس وغیرہ کے جون میں نہ جاتے تو دودھ کہاں ہوتا اور خلق چونکہ قطع و برید کرنے کا نام ہے اس لئے اسموقعہ پر رب العٰلمین کو جو اس سے افضل ہے بیان فرمایا۔ اور پھر رحمانیت۔ رحیمیت کے منکر دنیا میں موجود ہیں۔

غرض قرآن کریم مذاہب باطلہ کے عقائد فاسدہ کو مدنظر رکھکر ایک سلسلہ شروع فرماتا ہے اسی طرح اس قصہ میں حضرت سلیمٰن علیہ السلام کی بریت مطلوب ہے اور انکو اس ناپاک الزام سے بری کرنا مقصود ہے جو انپر لگایا جاتا ہے کہ وہ بت پرست تھے حضور نے فرمایا وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ یعنی سلیمان نے کفر نہیں کیا۔

---

* نوٹ یہاں یہ بھی فرمایا کہ رب العٰلمین اسلئے بھی فرمایا تاکہ یہ ثابت کریں کہ وہ بسائط اور عالم امر کا بھی رب ہے۔ کیونکہ بسیط چیزیں امر سے ہیں اور مرکب خلق سے۔ منہ

حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی دارالامان کو آ رہے ہیں۔ امرتسر میں حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار کے ایما سے ٹھہرے ہیں کہ انکے شکوک دور کریں خدا کرے کہ حافظ صاحب کے شکوک و شبہات دور ہوں۔ مگر افسوس حافظ صاحب کو خدا کی بات پر اعتبار نہ آیا۔ جو انھوں نے براہ راست اس سے سُنا۔

سنا جاتا ہے کہ لاہوری طبع پارٹی جس کے سرگروہ منشی الٰہی صاحب اکونٹنٹ ہیں کی کتاب ضرورۃ الامام کے جواب میں طیار ہو چکی ہے اور اسکا نام کہتے ہیں عصائے موسیٰ یا دین محمدی رکھا ہے کتاب بالکل طیار ہے مگر اسکی اشاعت کا ابھی پارٹی کو ابھی حوصلہ نہیں مگر ہم حیران ہیں کہ اب تذبذب کیسا پبلک کے سامنے پیش کریں چھپانے کے لئے تو نہیں چھپوائی۔ مصنف کو مصنفین کو بھی اسپر ریویو پڑھکر مزہ آجاوے گا اور کتاب کے نام سے ہی اپنی قابلیت کا پتہ لگ جاویگا۔ اگر یہ کتاب حق اور سچ ہے اور منشی صاحب نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے بلکہ خدا تعالیٰ سے توفیق پا کر لکھی ہے تو پھر ڈر کس بات کا ہے۔ سعدی کہتا ہے

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

قرآن شریف میں کوئی گمراہ کرنیوالا حکم نہیں

قرآن شریف سراسر حقائق و معارف سے بھرا ہوا ہے اسمیں کوئی حکم ایسا نہیں جسپر ذرا بھی گرفت ہو سکے اور جو لوگ اسپر اعتراض کرتے ہیں بجز اپنی خوش فہمی و حماقت کے اور کچھ نہیں دکھلاتے۔ قرآن شریف میں ہرگز حکم نہیں۔ کہ دنیا میں خونریزی کرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم صاف ہے۔ وَالَّذِیْنَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ اور خدا کے بندے وہ ہیں جو کسی جانکو بجز حق واجب (قصاص) کے قتل نہیں کرتے وَلَا یَزْنُوْنَ اور نہ زنا ہی کرتے ہیں۔ اسلام کا لفظ ہی سلم سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں خدا اور لوگوں سے صلح اور موافقت۔ رضائے مولیٰ پر صابر و شاکر رہنا۔ دنیا سے مصالحت برتنا۔ گردن خم تسلیم کرنا۔ پس ایسا مذہب خونریز کیسے ہو سکتا ہے؟ جہاد محض دینی آزادی کے حصول اور دفع نفس اور فتنہ و فساد کے دفعیہ کا نام ہے جو ہر ایک مذہب میں روا ہے۔ کسی مخالف مذہب کو بوجہ اس کے کہ وہ اسلام کا مخالف ہے قرآن شریف میں ہرگز قتل کرنے کا حکم نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا صاف ارشاد ہے لَا اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ دین میں زبردستی نہیں وَمَا اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ۔ تو انپر جبر کرنے والا نہیں۔ لَا یَنْهٰکُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَیْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ (ممتحنہ)، خدا تمکو منع نہیں کرتا۔ ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کرنے سے جو تمہارے ساتھ دین کے معاملہ میں لڑتے نہیں اور تمکو تمہارے وطن سے نکالا۔ اللہ تعالیٰ کو انصاف کرنے والے پسند آتے ہیں۔ خدا تمکو صرف انھیں لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو تم سے دین کے معاملہ میں لڑے اور تمکو تمہارے گھروں سے نکال دیا اور تمہاری جلاوطنی پر ایک دوسرے کی مدد کی اور جو ایسے لوگوں سے دوستی رکھے وہ وہی ظالم ہیں۔ اور یہ بالکل فطرت الٰہی اور نیچر کے موافق ہے

ہاں البتہ وید میں **خونریزی** ضرور موجود ہے جسمیں صاف لکھا ہے کہ جو شخص دھرم چھوڑ کر ادھرم کرے اسکو بلا تامل مار دینا چاہیے یعنی مفسد کے مارنے میں قاتل کو پاپ نہیں ہوتا (ستیارتھ پرکاش سمولاس ۶) اب اگر اس جنرل آرڈر کی تعمیل کی جائے تو دم ہی دم میں دنیا کی صفائی ہو سکتی ہے چونکہ دنیا میں ہر ایک قوم اور ہر ایک مذہب دوسرے کو بیدین اور مفسد اور ظالم خیال کرتا ہے۔ اس لئے اگر اس حکم کی تعمیل کی جائے۔ تو سوائے چند آریوں کے اور کوئی باقی نہیں رہ سکتا۔

تعجب کی بات ہے کہ آریہ لوگ اسلامی جہاد پر تو نکتہ چینی کرتے ہیں۔ جسکا جواز اسلام نے قانون فطرت کے موافق حفاظت خود اختیاری اور بعض خطرناک شریروں کی مدافعت کے لئے قائم رکھا ہے۔ اور با ایں ہمہ بوڑھوں۔ بچوں۔ عبادت گاہوں کے مکینوں۔ بلا آزار لوگوں کیلئے طرح طرح کی رعایتیں ملحوظ رکھی ہیں۔ اور وید کے اس حکم کیطرف خیال نہیں کرتے جو سوامی جی [illegible] ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے ایسا ہی [illegible] دعائیں اور متفرق ہدایات موجود ہیں۔ اور ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے کہ جب معلوم ہو جاوے کہ اب ضرور شکست ہو گی اور کسی دوسرے وقت فتح ہو جاوے گی۔ تو جس طرح ہو سکے دشمن کو رضامند کر کے صلح کر لینی اور موقع کا انتظار کرنا چاہیے جب دشمن کمزور اور بیفکر ہو جائے تو اسپر حملہ کرنا چاہیے۔ دیکھو کمزوری کی حالت میں دشمن سے صلح کر کے جان بچا لینا۔ اور قوت پانے پر تمام عہد و پیمان پر خاک ڈالکر حملہ آور ہونا نہایت ہی ناپاک اور گندہ ترین دغابازی ہے

پھر پنڈت صاحب لکھتے ہیں۔

جنگ میں رتھ۔ گھوڑے۔ ہاتھی۔ چھتر۔ رسد۔ گائے وغیرہ چوپائے۔ گھی تیل۔ عورتیں جو جس سپاہی و عہدہ دار کو لوٹ میں ملجاویں۔ اُس کا سولھواں حصہ راجہ کو دیویں۔ اور راجہ بھی غنیمت کا سولھواں حصہ سپاہیوں کو دیوے۔ گھی

رتھ وغیرہ کا تو سولھواں حصہ ممکن ہے مگر عورتوں کا سولھواں حصہ نہیں معلوم۔ کیونکر کیا جاوے شاید ہر ایک بذریعہ نیوگ اُس سے کام چلانے لگا۔ اور باری باری پانچوں پانڈوں کے نمونہ کی تقلید کرے گا۔

ناظرین مذکورہ مضمون پڑھکر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ خونریزی کی ہدایات وید میں ہیں یا قرآن شریف میں۔

•

اربعین نمبر ۳

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اربعین نمبر ۳ لکھ رہے ہیں اربعین کا نمبر ۳ ایک عظیم الشان کتاب ہے جو [illegible] کو چکنا چور کرے گا اور جھوٹے مدعیوں اور مفتریوں کی حقیقت کو طشت از بام کر کے راستباز اور صادق مسیح موعود کی حقانیت پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کی اس دلیل کو قائم کریگا جو خود خدا تعالیٰ نے دنیا کے لوگوں اور مکہ کے فرزند (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے پیش کی تھی۔

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کا وہ مضمون جو الحکم میں ابھی ۲۴ اکتوبر کو شائع ہو چکا ہے عنقریب لاہور کے معزز اخبار عام میں شائع ہو گا

گولڑوی کی آمد لاہور کی جو روئداد گولڑوی جماعت نے شائع کی ہے اسپر ہمارے مخدوم مولوی عبد الکریم صاحب انشاء اللہ عنقریب ریویو کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب دار الامان میں ہیں پچھلے چند دنوں سے کچھ ضعف کے سبب طبیعت کسی قدر ناساز اور کمزور رہی ہے مگر قرآن کریم کے درس میں اور مریضوں کی علاج میں اسی طرح مصروف ہیں جیسی پوری صحت کے دنوں میں۔ اللہ تعالیٰ ایسے خیر مجسم انسان کو ہر تکلیف سے محفوظ رکھے آمین

مرض طاعون کی بابت اہل یورپ اور امریکہ کے خیالات

۱۴ اکتوبر کے پیسہ اخبار کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موسم سرما کی آمد آمد سے طاعون نے پھر اپنا ہاتھ پاؤں نکالنے شروع کر دیئے ہیں اور ضلع جالندھر کے بعض دیہات میں اسکا ایک آدھ کیس دیکھنے میں آنے سے از سر نو تشویش پیدا ہو گئی ہے جسکی تحقیق کیلئے ڈپٹی سنٹری کمشنر صاحب سکو والی تشریف لے گئے ہیں لہذا اس خوفناک وبا کی بابت حال ہی میں جو اہل امریکہ اور یورپ نے اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں اور ممالک متحدہ کے مشہور و معروف اخبار سائنٹفک امریکن نمبر ۱۵ صفحہ ۲۰۳ میں چھپے ہیں ناظرین اخبار الحکم کی واقفیت کے لئے ہم ذیل میں خلاصہ کر کے لکھتے ہیں۔ اہل امریکہ نے جہانتک پتہ لگایا ہے مرض طاعون کے وجود کا حضرت مسیح سے ۳۰۰ برس پیشتر تک کا پتہ لگا ہے لیکن ڈاکٹر الیف ٹڈسول اور جے اے ڈک کے بیان کے موافق جو ۲۲ مارچ کے نیچر میں شائع ہوا ہے اور جو انھوں نے [illegible] رائل سوسائٹی کے سامنے پیش کئے تھے معلوم ہوتا ہے کہ اس خوفناک مرض کے ابتدا کا بھی پتہ لگا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے ۱۱۴۱ برس پہلے ہی یہ مرض واقع ہو چکا ہے۔ چنانچہ جس وبا کا ذکر سموئیل کی پہلی کتاب کے ۴۔ ۵ اور ۶ باب میں ہوا ہے وہ وہی مرض طاعون ہی تھا لکھا ہے کہ جب فلسطی لوگوں نے خداوند کے عہد کے صندوق کو اپنے قبضہ میں کر لیا اور اشدود میں لیگئے تو سخت وبا پھیل گئی اور اشدود اور اسکی نواحی کے لوگ سخت وبا میں گرفتار ہو گئے (۱ سموئیل ۵ باب ۱۲) غرض سموئیل کے ان تین بابوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت طاعون کے واقع ہونیکا بڑا بھاری سبب روحانی کمزوری تھی جسنے دلونکی وباء معصیت میں زیادتی کر دی تھی جو اُس تمام تباہی کا سبب ہوئی جو اسوقت واقع ہوئی تھی ڈاکٹر ڈک لکھتے ہیں کہ سموئیل کے موجودہ

ترجموں میں سے بعض میں وبا کو لکھا ہے لیکن قدیمی نسخوں میں طاعون کی گلٹیوں کا ذکر کیا ہے اور جس زمانہ میں وہ وبا پھیلی تھی وہ ٹھیک وہی موسم تھا جسمیں عموماً طاعون کا زور زیادہ ہوا کرتا ہے اور اسی کتاب کے ابتدائی بابوں میں چوہوں کا بھی ذکر ہے جس سے اس بیان کی اور بھی تقویت ہوتی ہے کیونکہ حال کی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جگہ طاعون کا سبب ہی چوہے ہوتے ہیں ڈاکٹر موصوف اُس زمانہ کے طاعون کے سبب کی بابت بیان کرتے ہیں کہ اسکا سبب وہی تھا جو سموئیل کے ۳ باب میں بیان کیا گیا ہے چنانچہ $\frac{\text{سموئیل}}{۱۴-۱۲}$ پر لکھا ہے کہ اسرائیل میں سب کچھ لاؤں گا۔ جتنا میں نے اسکے گھرانے کے حق میں کہا ہے۔ کیونکہ میں نے اسے کہا کہ میں اسکی بدکاری کے سبب اس کے گھرانے سے انتقام لوں گا۔۔۔۔ الخ

یہ مذکورہ بالا اُس مضمون کا خلاصہ ہے جسکو ہم نے بہت سے زائد عبارت کو بعد حذف کرنے کے بعد بیان کیا ہے ہم اسپر فی الحال اپنی طرف سے کوئی ریمارک نہیں کرنا چاہتے صرف ناظرین کی توجہ حضرت اقدس کے اس اشتہار کی طرف منعطف کرنا چاہتے ہیں جو غالباً ۴ فروری ۱۹۰۶ء کو شائع ہوا تھا اور جسمیں اس خوفناک مرض کے اسباب و علاج پر بحث کی گئی ہے اور پھر جو بعض اخبارات نے اسپر نکتہ چینیاں کیں ہیں اُنکا جواب الحکم میں غالباً ۲۰ فروری کے پرچہ کے ذریعہ دیا گیا تھا ہمارے دلبر اس بحث کو پڑھکر نہایت ہی رنج اس وجہ سے ہوا کہ وہ لوگ جو الہیات سے بالکل بیخبر ہیں انہیں صداقت کے حاصل کرنے کا مادہ حکیم حمید نے کسقدر رکھا ہوا ہے جسکی ہماری اہل ملک میں سے اکثر کوتاہ مغزوں کو ہو اتک بھی نہیں لگی جیسا کہ اُس مذکورہ بالا مضمون سے اور اپنے اہل ملک کے اعتراضوں کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا اور عجیبہ ہوتی ہے کہ حضرت اقدس کے ارشاد کیوافق عنقریب آفتاب مغرب سے نہایت آب و تاب سے چمکنے لگیگا۔

جسکی ہمیں بڑی بھاری آرزو ہے۔ خدا کرے یہ جلدی ہو آمین ثم آمین۔

عبدالعزیز گلی مسجد تہور خاں دہلی۔

ایک نیا اخبار (پرانے قلم کا)

ہمکو یہ معلوم کرکے بیشک خوشی ہوئی ہے کہ مولوی انشاء اللہ خانصاحب سابق ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر شروع جنوری سنہ ۱۹۱۰ء سے اپنے احباب کے اصرار سے " وطن " کے نام سے ایک جدید اخبار جاری کرنیوالے ہیں جسکا روزانہ یا ہفتہ وار جاری ہونا صرف پبلک کی قدردانی پر منحصر ہے۔ مولوی محمد انشاء اللہ خانصاحب نے گذشتہ پانچسال تک جس قابلیت اور محنت کے ساتھ اخبار وکیل کو ایڈیٹ کیا ہے اس نے انکو خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو اخبار نیوں میں ایک ایسا ایڈیٹر ثابت کر دیا ہے جو اپنے فرض منصبی کو سمجھ سکتا ہے۔ ہمکو اور خود مولویصاحب موصوف کو بھی اس امر کا افسوس ہے کہ وہ آئیندہ اخبار وکیل کے ساتھ ملکر کام نہیں کر سکتے [illegible] کہ جب کہ دو ایسے شخص جو بجائے خود مسلمانوں کی بہتری اور بہبودی کے خواہشمند ہونے کا کم از کم دعوی کرتے ہیں باہم ملکر کام نہیں کر سکتے تو پھر یہ خیر خواہی اور بہبودی قوم کی خواہش کا دعوی نرا دعوی ہی نہ ہو اور عملی کمزوری اصل حقیقت کو کھو کر قوم میں ایک قسم کی غلطی پیدا نہ کردے۔ اسلئے مولوی صاحب نے اپنے پراسپکٹس میں کوشش کی ہے کہ اس الزام کو اپنے اوپر سے اٹھا دیں اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک حد تک اپنی بریت میں کامیاب ہوتے دکھائی دیتے ہیں جبکہ انھوں نے ایک ایسی طرز کا اخبار قوم کے سامنے پیش کرنے کا اعلان کیا ہے جو اخبار وکیل کے مضامین کو اپنے اندر رکھتا ہوا بھی اُس سے بالکل الگ اور ممتاز ہے۔ اخبار وطن جب کے پراسپکٹس سے معلوم ہوتا ہے روزانہ جاری ہو سکتا ہے بشرطیکہ پانچسو درخواستیں معہ چندہ سالانہ یا باجازت وی پی بحساب للعہ معہ محصولڈاک اور نو روپیہ بلا محصول ڈاک ۱۵ر دسمبر تک مولویصاحب کے پاس آجاویں اور ہفتہ وار جاری ہوگا اگر ایکہزار درخواستیں (والیان ریاست سے ہ۶ لوگوں سے ہ۶ اور عام لوگوں سے للعہ ہ معہ چندہ یا باجازت وی پی اس تاریخ تک آجاویں۔ اخبار وطن میں علاوہ معمولی باتوں کے جو ایک اخبار میں ہونی چاہئیں مندرجہ ذیل تین ضروری مضامین واضح ہوا کریں گے (۱) قومی معاملات پر بحث (۲) فن زراعت کے متعلق مفید معلومات اور زمینداروں کی وکالت (۳) اہل ہند بالخصوص مسلمانوں کو صنعت و حرفت کیطرف توجہ دلانا الغرض مولویصاحب ممدوح نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اخبار کو ایک عمدہ اخبار بنانے کیلئے ضروری کوشش کرینگے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ ساری باتیں پبلک کی قدردانی پر منحصر ہیں پبلک نے اگر ان کے حوصلہ افزائی کی تو کچھ شک نہیں کہ وہ اپنی محنت سے پبلک کی خدمت میں ایک دلچسپ اخبار پیش کر سکیں گے ہم اپنے اس آنیوالے بھائی کا خیر مقدم کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالے اسکو توفیق دے کہ [illegible] سے اصل ذریعہ کے شناخت کی توفیق دے اور اسکو ملک اور قوم کیلئے مفید ثابت کرے۔ ہماری یہ خوشی بہت ہی بڑی خوشی ہوتی اگر **وطن** کا روزانہ ایڈیشن ہفتہ وار وکیل کے وقت سے جاری نہ ہوتا۔

اصل پراسپکٹس اور اخبار کیلئے درخواست حمیدیہ ایجنسی کشمیری بازار لاہور کے پتہ سے ہو۔

ضروری اعلان

گذشتہ نمبر پر ہی ۱۹ مضمون پر شائع کر دیا ہے اگرچہ میرا کوئی ارادہ نہ تھا کہ اس نمبر کو دو نمبر کا قائمقام قرار دوں مگر بعض ایسی مجبوریوں کی وجہ سے جنکا اظہار ضروری نہیں اس نمبر کو دو نمبر کا قائمقام قرار دیتا ہوں اور یہ بھی بتا دینا ضروری ہے کہ ناظرین کی کوئی حق تلفی نہیں کی کیونکہ درآوردگی اور گنجان تحریر کے باعث سے یہ ۳۲ صفحہ کا نمبر ۱۱ صفحہ [illegible]

183

دلچسپ خبریں

افسوس سے کہا جاتا ہے کہ حضور قیصرہ ہند کے نواسے پرنس کرسچین وکٹر راہی ملک عدم ہوئے آپ پرنسس ہیلینا کرسچین کے شاہزادے لخت جگر تھے اور اس وقت انکی عمر ۳۳ برس کی تھی۔ ٹرانسوال میں وبائی تپ کے نذر ہوئے۔

لاہور کی شاہی مسجد اور وزیر خاں کی مسجد کے لئے حضور وائسرائے نے جو تحائف بھیجنے کا وعدہ کیا تھا وہ طیار ہو گئے ہیں

منارۃ المسیح کی تعمیر کا کام عنقریب دار الامان قادیان میں شروع ہونیوالا ہے نقشہ طیار ہو گیا ہے جو لائق اور تجربہ کار کاریگروں کے پاس بغرض مشورہ بھیجا جائے گا۔

اسی موسم سرما میں زراعتی بنکوں کی سکیم سوچنے کے واسطے ایک کمیٹی کلکتہ میں قائم ہوگی

پچھلے دنوں پیرس میں ایک غبارہ پیمانہ لگا کر آسمان کی طرف چھوڑا گیا تھا جو صحیح وسالم اُتر آیا۔ پیمانہ سے معلوم ہوا کہ یہ ساڑھے دس میل کی بلندی پر پہونچا تھا جہاں مقیاس الحرارت غبارہ کے باہر ایک سو دو درجوں پر تھا۔

افسوسناک خبر ہے کہ ضلع گورداسپور کی تحصیل شکرگڑھ میں طاعون پھوٹ نکلا ہے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع معہ دیگر افسران موقعہ پر انتظام کر رہے ہیں اللہ رحم کرے۔

احمد آباد میں ڈیڑھ ہزار یتیم بچے جو بالکل لاوارث ہیں پادریوں کے زیر پرورش ہیں مسلمانوں کی انجمنیں کیا کرتی ہیں۔

ولایت کے بعض اخباروں اور رسالوں سے معلوم ہوا ہے کہ [illegible] انگریز اس امر کے قائل ہیں کہ مسیح ابن مریم صلیب پر نہیں مرے بلکہ صلیب سے زندہ اتر آئے صرف غشی کیسی حالت تھی۔ کسر صلیب کیلئے یہ اچھا حربہ ہے کفارہ کا طلسم ٹوٹ جائے گا اور رشتہ [illegible] کھلے گی آج عظمت کو لکھنے کا وقت آ پہونچا ہے مسلمانو مبارک ہو۔

بیعت

* میاں کمال شاہ صاحب درویش ساکن صورت
* شیخ غلام محمد صاحب کلرک محکمہ بندوبست ساکن بھیرہ
* میاں بوٹا صاحب ساکن بھڈیار ضلع امرتسر
* مائی دھیرو صاحبہ " "
* میاں مہتاب الدین صاحب " میاں امام الدین صاحب "
* میاں حاکم الدین صاحب " میاں محمد الدین صاحب "
* میاں تاج الدین صاحب " میاں جان محمد صاحب "
* میاں نور محمد صاحب " منشی کرم الدین صاحب "
* میاں احمد الدین صاحب " اماں بی بی صاحبہ "
* بخت بی بی صاحبہ " جمال بی بی صاحبہ "
* امیر بی بی صاحبہ " "
* شیخ غلام جیلانی صاحب تونگوسا گمبرچک ضلع گورداسپور
* کرم الٰہی صاحب۔ جہلم۔ حال راولپنڈی۔
* احمد داد صاحب۔ بموہر تحصیل ضلع کانپور حال [illegible]
* رکن الدین صاحب غلام حسین صاحب ساکن سیالکوٹ
* مولوی بدر الدین صاحب۔ سیدوالہ ضلع گوجرانوالہ۔
* حافظ کرم الٰہی صاحب۔ ولد مولوی سید احمد صاحب۔ کوٹلی [illegible] "
* مولوی سید محمد صاحب " شیخ [illegible] صاحب " [illegible] الدین صاحب "
* رحمت اللہ صاحب ساکن داتہ ضلع ہزارہ۔
* وزیر علی صاحب پانڈا۔ موہانہ۔ پٹیالہ
* حافظ مولوی عبد الحلیم صاحب۔ بندہ پورہ۔ کشمیر
* مرزا محمد بیگ صاحب۔ سیالکوٹ۔
* سلطان محمود صاحب۔ کنڈان۔ شاہ پور
* میاں غلام احمد صاحب۔ لدھیانہ
* محمد عبد القادر صاحب۔ کولار
* شیخ نور الدین صاحب۔ دھرم کوٹ رندھاوا گورداسپور
* قاضی عبد الرؤف صاحب۔ کوٹ قاضی۔ گوجرانوالہ
* چراغ الدین صاحب۔ اودھووال
* میاں رمضان صاحب۔ سیدوالہ ضلع منٹگمری
* الٰہی بخش صاحب " کبیر بیگ صاحب " نور الٰہی صاحب "
* مولوی عبد الحق صاحب " حکیم حاجی "
* غلام محمد صاحب " عبد الرحمن صاحب " "
* مولوی خیر الدین صاحب۔ سیدوالہ محمد [illegible] صاحب "
* امام الدین صاحب " نصیر الدین صاحب "
* قاضی [illegible] علی صاحب۔ علی پور کھیڑہ ضلع میرپوری
* شیخ احمد حسن صاحب قصبہ میرٹھ ضلع بجنور حال [illegible]
* حافظ کوئلی ہما راجہ صاحب کپور تھلہ۔

نہایت مبارک

عجیب وغریب مرہم

المعروف به مرہم عیسیٰ و مرہم رسل و مرہم شلیخا

معززبھائیو! یہ ایک نہایت ہی پرتاثیر اور نادر مرہم ہے اس مرہم کے طیار کرنے میں سب سے بڑی مشکل تو اس کے اجزا بہم پہونچانے میں ہے کیونکہ اکثر اجزا نادر الحصول ہیں اور اس ملک میں انکا دستیاب ہونا مشکل ہے ہم بڑے خرچ کے ساتھ اصلی اور خالص اجزا ملک شام و انگلینڈ و مصر وغیرہ وغیرہ سے منگاتے اور اس مرہم کو طیار کرتے ہیں۔ اسکو ہر ایک زمانہ کے فاضل طبیبوں نے آزمایا اور اسکی اعجازی تاثیرات کو بلا اختلاف سب نے تسلیم کیا۔ حکما یورپ بھی اسکے عجیب خواص کے قائل ہیں کہ خالص یقینی صحیح اور الکحل سے پاک خاص ترکیب کے ساتھ ہم بھی یہ مرہم طیار کرتے ہیں۔ ایک دفعہ ضرور استعمال کرکے اور اسکی اعجازی تاثیر دیکھیے۔

فوراً جائے درد پر اثر کرتا ہے

ہر قسم طاعون۔ سرطان کے زخم۔ خنازیر (کنٹھ مالا) گلٹی کی۔ بدگمہ۔ ہر طرح کے ناسور۔ زخموں کے پرانے گندے زخم۔ ضعفی۔ پھوڑے۔ پکا ہوا زخم خارش۔ ہر طرح کی جلد کی بیماریاں۔ بچوں کے زخم تعویج۔ تلی کے ورم۔ پھائے کے درد۔ ہاتھوں کا سردی سے پھٹ جانا۔ کانوں سے ریم کا بہنا۔ جانوروں کا کاٹ لینا۔ جل جانا۔ عورتوں کی خطرناک بیماریاں۔ سرطان رحم وغیرہ وغیرہ کا دنیا بھر میں لاثانی علاج ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ۴ ہر

کارخانہ مرہم عیسیٰ المعروف به مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین

بھاٹی دروازہ لاہور سے طلب کرو

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں حکیمان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی۔ ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتا ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام دُکھار اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سرمہ مفید اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرا فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ محصولڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں اصلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ۔ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً انکھہ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس سے ہر کسی کے لئے مفید ہے مضافات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ سالم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ بی۔ ایم سانگلی صاحب۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس سرمہ کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی کا جسکی عمر ۲۲ سال پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں جوڑ و جوڑ و دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال بڑھتے تھے انکی آنکھیں بہت سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انہیں کثرت سے سوا دکھلائی دیتا تھا انکی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ کبھی دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ انگلیوں کو جو اسکے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ان امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم حاجی حکیم محمد حسین خاں بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مینے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر جلال گھوس رائے بہادر

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے [illegible] کو بھی فرضی ثابت کر دے مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا۔ جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ سنہ ۱۸۹۹ء میں جمع کیا گیا ہے۔

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر کے اہتمام سے طبع ہو کر شائع ہوا